Regd No L 5254 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور یکم ماہ شہادت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ !

آج حضور نے اولاد کی تربیت کے موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور بالخصوص نماز کو سنوار کر پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال قدرے ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں ۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب تاحال علیل ہیں ۔ احباب بالالتزام ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں ۔

کشمیر کی عارضی صلح کے متعلق عنقریب سمجھوتہ ہونے کی توقع

گفت و شنید میں کوئی تعطل پیدا نہیں ہوا !

نئی دہلی یکم اپریل ۔ کشمیر کمیشن نے ایک بیان میں اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ عارضی صلح کے سمجھوتے کے سلسلے میں جو گفت و شنید پاکستان اور ہندوستان سے ہو رہی ہے اس میں الجھن پیدا ہو گئی ہے ۔ کمیشن نے بتایا ہے کہ گفت و شنید تسلی بخش طریق سے جاری ہے ۔ اور گفتگو کی موجودہ رفتار سے اس امر کی پوری توقع ہے کہ فریقین میں مکمل سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ دونوں حکومتوں نے اس سلسلہ میں جو تجاویز پیش کی ہیں کمیشن ان پر غور کر رہا ہے ۔

کمیشن کے قریبی حلقوں کا خیال ہے کہ عنقریب ہی پاکستان اور ہندوستان کے درمیان عارضی صلح کے سلسلے میں مکمل طور پر سمجھوتہ ہو جائے گا ۔

شمالی اوقیانوس کے معاہدے پر روس کا احتجاج

ماسکو یکم اپریل ۔ روس نے برطانیہ ، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے ۔ جس میں شمالی اوقیانوس کے معاہدہ کی مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ معاہدہ سراسر ایک جارحانہ اقدام ہے جو اقوام متحدہ کے چارٹر اور روس سے کئے گئے وعدوں کے منافی ہے ۔

بلوچستان کیلئے ایک لاکھ ۷۵ ہزار روپے کے تقاوی قرضے

کراچی یکم اپریل ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ بلوچستان کے باشندوں کی قوت خرید بہت کم ہو گئی ہے ۔ اور ان میں سے بعض سستے سے سستا اناج بھی خرید نہیں سکتے ۔ اس لئے حکومت پاکستان نے انہیں ایک لاکھ ۷۵ ہزار روپے کے بلا سود تقاوی قرضے دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

اعلان میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ بلوچستان میں کافی اناج موجود نہیں ہے ۔ اور بتایا گیا ہے کہ صوبے میں کم از کم ایک ماہ کی ضرورت کیلئے ذخیرہ موجود ہے ۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۴ اپریل کو ہوگا

کراچی یکم مارچ ۔ مجلس دستور ساز کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس ۱۴ اپریل کو ہوگا ۔ اس اجلاس میں اسٹیرنگ کمیٹی کی طرف سے مقرر کردہ طریقہ کار پر غور کیا جائے گا ۔ یاد رہے کہ اسٹیرنگ کمیٹی نے گذشتہ اتوار کو اپنے اجلاس میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی کارروائی کے طریقہ اور کام پر ایک مسودہ تیار کیا تھا ۔ یہ مسودہ اب بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے ہر رکن کو فرداً فرداً غور کرنے کے لئے دیدیا گیا ہے ۔

مسودہ میں ووٹروں اور انتخابات کے خاص اصول یا صوبائی اور وفاقی مجالس وضع قوانین کی تشکیل عدالت کے اختیارات اور اس کا کام ۔ مملکت کا حاکم اعلیٰ ۔ مرکز اور وفاقی وحدتوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم ۔ مجالس وضع قوانین کے درمیان اختیارات کی تقسیم اور بالآخر یہ کہ مملکت پاکستان قرارداد مقاصد کے مطابق کس حد تک خود اختیاری کا استعمال کر سکتی ہے وغیرہ اہم اصول شامل ہیں ۔ (اسٹار)

کارخانوں مکانوں اور دوکانوں وغیرہ کی الاٹمنٹ دوبارہ ہوگی

حکومت مغربی پنجاب کا اہم اعلان

لاہور یکم اپریل ۔ حکومت مغربی پنجاب کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان حال ہی میں جو سمجھوتے ہوئے ہیں ان کی روشنی میں ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ غیر مسلموں کے چھوڑے ہوئے کارخانے سینما ، مکانات اور دوکانیں وغیرہ تھوڑے عرصے سے زیادہ مدت کے لئے الاٹ کئے جائیں ۔ چنانچہ حکومت نے الاٹمنٹ کے تمام کاغذات پر از سر نو نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ حکومت کو امید ہے کہ اخبارات اور عوام کے تعاون سے یہ کام جون کے آخر تک پورا ہو جائے گا ۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ رجسٹر شدہ کارخانوں کی الاٹمنٹ میں یہ مدنظر رکھا جائے گا کہ کارخانے جلد سے جلد چالو ہو جائیں اور مہاجرین جس قسم کے کارخانے چھوڑ کر آئے ہیں اسی قسم کے کارخانے انہیں الاٹ کئے جائیں بشرطیکہ وہ انہیں اچھی طرح چلا سکیں ۔ اس سلسلے میں ان لوگوں کا بھی ایک حد تک خیال رکھا جائے گا جنہیں اس اصول کے خلاف کارخانے ملے تھے لیکن وہ تسلی بخش طریق سے انہیں چلا رہے ہیں اور کرائے ادا کر رہے ہیں ۔

غیر رجسٹر شدہ کارخانوں ، مکانوں اور دوکانوں کی نئی الاٹمنٹ کے سلسلے میں خاص فارموں پر نئی درخواستیں کمشنر آبادکاری کے نام بھیجنی چاہئیں ۔ اگر ضروری سمجھا گیا تو درخواست کنندوں کو ملاقات کے لئے بھی بلا لیا جائے گا ۔ اگر کسی نے کوئی غلط اطلاع کمشنر آبادی کو دی تو وہ سخت سزا کا مستوجب ہوگا ۔

مکانوں اور دوکانوں کے متعلق درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے ۔ فارموں پر مکانوں یا دوکانوں وغیرہ کے کرایہ کی پانچ فیصدی رقم کے عدالتی ٹکٹ چسپاں ہونے چاہئیں اور ہر ٹکٹ کم از کم آٹھ آنہ کا ہونا چاہئے ۔

کپاس کے کارخانوں اور تیل کی ملوں کے متعلق درخواستیں ۳۰ مئی تک کمشنر آبادکاری کو بھیج دینی چاہئیں ۔ اونی ، رسوتی کپڑوں کے سامان ۔ ۔ ۔

مسٹر غلام محمد کی پنڈت نہرو سے ملاقات

نئی دہلی یکم اپریل ۔ بین المملکتی کانفرنس میں شامل ہونے کیلئے پاکستانی وفد آج یہاں پہنچ گیا ۔ وفد کے لیڈر مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ نے پنڈت نہرو سے غیر رسمی ملاقات کی ۔

۴ دور صابن کے کارخانوں اور کوئلہ کی کانوں وغیرہ کے متعلق درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۰ مئی مقرر کی گئی ہے ۔

لکڑی چیرنے ، آٹے اور بسکٹوں کے کارخانوں نیز چھاپے خانوں کے متعلق درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۰ مئی ہے ۔ سینماؤں کے متعلق درخواستیں ۳۰ اپریل تک آجانی چاہئیں ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں !

لاہور کے بعض اخباروں میں ایک خبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق شائع ہوئی ہے جو سراسر غلط اور بے بنیاد ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان اخبار نویسوں نے نہایت ہی بھونڈے طریق پر مغرب کی تقلید میں اپریل فول منانے کی کوشش کی ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ ناظرین نے اس خبر کو وہی وقعت دی ہوگی جس کے وہ قابل ہے ۔ اخبار احمدیہ میں حضور کی صحت کے متعلق ہر روز اطلاع شائع ہوتی رہتی ہے اور حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں ۔ (ادارہ)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر ۔ بی اے ، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تمام دشواریوں کا حل اس بات میں ہے کہ سیاست کو مذہب اور روحانیت کے تابع کر دیا جائے

آج دنیا کو ایک نئے روحانی ادراک و بیداری کی ضرورت ہے

سنگاپور میں مذاہب عالم کی کانفرنس

سنگاپور یکم اپریل۔ سنگاپور میں ملایا کے کمشنر جنرل مسٹر میلکم میکڈانلڈ کی زیر نگرانی تمام مذاہب کے درمیان رواداری کا ایک نیا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ جس کا تمام دنیا پر ایک دوررس اثر پڑے گا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں سنگاپور میں ایک مذہبی اجتماع کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مختلف نسلوں اور نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع کو مسٹر میکڈانلڈ نے تاریخی اجتماع قرار دیتے ہوئے کہا۔ اس وقت جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ انسان کا روحانی احیا ہے۔ انسانوں کو نہ صرف قانونی حکومت کا پابند ہونا چاہیئے۔ بلکہ انہیں خدائی قانون کے سامنے بھی سر جھکانا چاہیئے۔ آج ہمیں ایک نئے روحانی ادراک اور بیداری کی ضرورت ہے۔ باہمی اختلافات نے ہم کو ایک خلجان میں مبتلا کر رکھا ہے۔

مسلم۔ عیسائی۔ ہندو اور سکھ اور بدھ مقررین نے بھی اپنی تقاریر میں مسٹر میکڈانلڈ کی تائید کرتے ہوئے کہا انسانیت کی موجودہ دشواریوں کا حل اس بات میں پوشیدہ ہے۔ کہ ہم اقتصادی اور سیاسی مفادات کو مذہب اور روحانیت کے تابع کر دیں (اسٹار)

چندر نگر اسمبلی کا غیر معمولی اجلاس

چندر نگر۔ یکم مارچ۔ چندر نگر کی میونسپل اسمبلی سے جو گذشتہ دو اجلاسوں میں ہندیونین کے ساتھ الحاق کا فیصلہ متفقہ طور پر کر چکی ہے۔ فرانسیسی ہند کی حکومت نے کہا ہے۔ کہ وہ چندر نگر میں بھی استصواب کرانے کی تاریخ اور طریقہ کار معین کرنے کی غرض سے اسمبلی کا ایک غیر معمولی اجلاس طلب کرے۔

فرانسیسی ہند کے قائم مقام گورنر موسیو کموی کل یہاں (پہنچ رہے) آنے والے ہیں۔ وہ اس غیر معمولی اجلاس کا افتتاح کریں گے (ر)

معاہدہ اوقیانوس کی قوموں کے لئے اسلحہ کی فراہمی

واشنگٹن یکم اپریل۔ شمالی اوقیانوس کے معاہدہ کے پہلے سال میں ۵ ارب پچاسی کروڑ روپیہ قیمت کے اسلحہ یورپ روانہ کرنے کی تجاویز تیار کی جا چکی ہیں۔ اور سرکاری طور پر ان کی منظوری کا انتظار ہے۔ تفصیلات کا چند روز کے اندر اظہار ہو جانے کا امکان ہے۔

۳ ارب ۹۰ کروڑ روپیہ مالیت کا فوجی سامان معاہدہ اوقیانوس کی قوموں کو روانہ کیا جائے گا اور باقی سامان یونان۔ ترکی اور ایران جیسے غیر ممبر ملکوں جنوبی امریکی حکومتوں اور فلپائن وغیرہ کو حسب ضرورت مہیا کیا جائیگا۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۳

جہاں قرآن کریم کے یہ الفاظ سچے ثابت ہو چکے ہیں کہ

فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین

وہاں قرآن کریم کے یہ الفاظ بھی پتھر کی لکیر ہیں

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

تبلیغی مشن؟

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ ہم جن لوگوں تک پیغام احمدیت پہونچانے سے قاصر ہیں۔ ان تک بھی ہمارا پیغام پہونچنے کا انتظام اس ذات پاک نے ایک ایسے طریقے سے کر دیا ہوا ہے۔ جس کا عام طور پر وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا ناظرین کو سنکر خوشی ہوگی۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ کام احمدیت کے جگری اور ازلی معاندین سے لے رہا ہے۔ اور معاصر "زمیندار" اور معاصر "آزاد" اس فرض کو باحسن طریق سرانجام دے رہے ہیں۔ ان مؤقر جرائد نے چند افتادہ پرچوں کی بکری کے عوض میں یہ کام بخوشی خود اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے اور ہفتہ عشرہ میں ایک دوبار احمدیت کی شان میں مقالے اور اداریئے لکھتے رہتے ہیں۔

اور اب ان کے دفتر اچھے خاصے جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن نظر آتے ہیں لطائف بھی ہوتی رہتی ہیں۔ اس ضمن میں خاص طور پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ دوسرے مشہور و معروف شعرا کی طبع آزمائیوں کے علاوہ خود (مولانا) ظفر علی خان صاحب بھی اس کار خیر کے لئے اپنی زندگی وقف فرما چکے ہیں ہمارے یہ مبلغ اپنے فن میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ آزاد کی احراری گلا بازی اور زمیندار کی مثالی گرگٹ طبعی سے پورا پورا کام لیا جاتا ہے۔ آزاد اس کام میں اپنی وہی گلا بازی صرف کر رہا ہے۔ جس نے قبل از تقسیم احرار کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تحلیل کر کے مسلم لیگ کی جوئے تنک آب کا پاٹ وسیع سے وسیع تر کیا گیا تھا۔ زمیندار کی گرگٹ طبعی سے تو سب واقف ہی ہیں یہی مؤقر جریدہ ہے۔ جس کے زیب بر ورق کبھی (مولانا) ظفر علی کا رشحۂ قلم یہ شعر ہوا کرتا تھا

تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو
سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جاں نثار

اس سے ناظرین الفضل اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ہمارے یہ انوکھے مبلغ احمدیت کے حق میں کتنا عظیم الشان کام کر رہے ہیں۔ اہل حق میں احمدیت کا فروغ بہت کچھ انہی دشمنان ظاہر با ذات کی مساعی پیہم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ان کے الٹے اور عجیب و غریب خیالات پڑھ کر اکثر سعید روحیں احمدیت کے متعلق صحیح کوائف معلوم کرنے کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ جس کا نتیجہ سو فیصدی ہمارے حق میں برآمد ہوتا ہے۔

ناظرین الفضل کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ ہمارے یہ دو

اقوال و افکار

"حکومت کا ملازم۔ خواہ وہ پاکستان کا وزیر اعظم ہو۔ یا کسی محکمہ کا معمولی افسر۔ اب جمہور پر ناجائز رعب نہیں جما سکتا۔" آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم

"پاکستان کی مجلس دستور ساز نے جو قرارداد منظور کی ہے۔ اس نے اسلام کے بنیادی اصول کے مطابق دستور مرتب کرنے کے لئے راہ ہموار کر دی ہے۔ اب یہ پاکستان کے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو صحیح معنوں میں مسلمان ثابت کریں۔ اور اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں۔"

(آنریبل لیاقت علی خاں وزیر اعظم)

"میں اقلیتوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ انہیں اپنے مذہب پر چلنے اس کی حفاظت کرنے اور اپنی ثقافت کو فروغ دینے سے کسی طرح بھی نہیں روکا جائیگا۔"

(الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان)

"اس وقت پاکستان کو جدید تعلیم کی بہت ضرورت ہے۔ اور سائنس جس کی باقاعدہ ابتدا اور نشوونما مسلمانوں نے کی تھی۔ اور جس سے بعد میں وہ غافل ہو گئے۔ حقیقی معنوں میں ہماری میراث ہے۔ ہم اگر اپنی اس کھوئی ہوئی دولت کو واپس حاصل کر لیں۔ تو نہایت مناسب ہوگا۔" (الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان)

"قائد اعظم اگرچہ جسمانی لحاظ سے ہم میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن آپ کے عظیم الشان مقاصد ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتے رہیں گے۔ اور آپ کا کردار اور آپ کی زندگی کا نمونہ آنے والی نسلوں کے قلوب کو ہمیشہ گرماتا رہے گا۔ پاکستان ایک مقدس امانت ہے۔ جو انہوں نے ہمیں دی۔ اب یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کی تعمیر کے عظیم الشان کام میں دل و جان سے مصروف ہو جائیں۔ تاکہ یہ ایک ایسی یادگار بن جائے۔ جو آپ کے شایان شان ہو۔" (آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات)

"کسی قوم کی ترقی اور اس کے استحکام کا دارومدار اس کی فوجوں۔ صنعتوں۔ کارخانوں۔ دستکاریوں اور کاروبار پر ہوتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ تجارتی اور کاروباری طبقے کی امداد اور کوششوں پر پاکستان کامل بھروسہ کر سکتا ہے۔"

(آنریبل خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ)

"کسی قوم کی تاریخ کا انحصار زیادہ تر اس امر پر ہے۔ کہ اس کے ماضی کی تاریخ کے قومی نصب العین نوجوانوں کی کس حد تک رہنمائی کرتے ہیں۔ تاریخی واقعات اس طرح پیش کرنے چاہئیں۔ کہ ان سے قوم کا حال معلوم ہو جائے۔ تاکہ آئندہ نسلیں اپنے اجداد کی غلطیوں کا احساس کر کے ان سے سبق حاصل کریں۔" (آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تجارت و تعلیم)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

راشن شدہ اشیاء کسی بھی نسبت سے حاصل کی جا سکتی ہیں

لاہور یکم اپریل۔ حکومت مغربی پنجاب کے فیصلہ کے بموجب اتوار مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۴۹ء سے تمام راشن شدہ شہروں کے عوام اپنی راشن کی کتابوں کے ذریعہ راشن کی مقررہ مقدار تک جملہ راشن شدہ اشیاء اپنی مرضی کے مطابق کسی بھی نسبت سے حاصل کر سکیں گے۔ البتہ ادارہ جات وغیرہ اپنے راشن موجودہ نسبت ہی سے لیتے رہیں گے۔

برطانوی طلباء کا خیرسگالی وفد

کراچی۔ یکم اپریل۔ برطانوی طلباء کا خیرسگالی کا مشن جو پاکستان ہندوستان اور لنکا کا دورہ کر رہا ہے۔ واپس جاتے ہوئے ۵ر اپریل کو یہاں پہنچ رہا ہے۔ مشن بمبئی میں تین دن قیام کرے گا۔ اور پاکستان میں اپنے واسطہ کو از سر نو تازہ کرے گا۔ ریڈیو پاکستان ان طلباء کی بات چیت نشر کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔ (اسٹار)

روزنامہ الفضل
۲۹۹
۲ اپریل ۱۹۴۹ء

دجال کے لشکر

معاصر "مغربی پاکستان" نے ایک اداریتی نوٹ شائع کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

"کینیڈا کی پارلیمنٹ کے ایک رکن نے اوقیانوسی میثاق کی بحث کے دوران میں "دجال" کا تذکرہ کیا۔ جس کے خروج کی خبر تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی امتوں کو بتائی۔ اور انہیں آگاہ کیا۔ کہ اگر وہ اپنے زمانہ میں اسکے ظہور کو پائیں۔ تو اسکے فتنہ سے بچنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ بہت بڑی اور غیر معمولی طاقتوں کا مالک ہونے کے باعث لوگوں کو خدا کی اطاعت چھوڑنے اور اپنی اطاعت پر مجبور و آمادہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ مسٹر ڈیو نے کہا "دنیائے حاضر کو دجال کے لشکروں کا مقابلہ درپیش ہے۔ جو کریملن کے سویٹ کی شہنشاہیت کے جارحانہ عزائم کو چلا رہے ہیں۔"

مسٹر ڈیو نے روس کے اشتراکیوں کو دجال کا لشکر قرار دیا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ اگر دجال کے خروج کا وقت قریب آپہنچا ہے۔ تو روس امریکہ اور برطانیہ میں سے کوئی سی طاقت بھی اُس کا لشکر بن سکتی ہے۔

انبیائے کرام کی دی ہوئی خبروں کے رو سے دجال کا خروج یہودیوں کے فتنہ سے متعلق ہے۔ اور یہودیوں کے فتنہ کی سرپرستی کرنے کے معاملہ میں روس امریکہ اور برطانیہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ ان تینوں میں سے کسے دجال کا لشکر بننے کی سعادت حاصل ہوتی ہے؟

مسٹر ڈیو رکن کینیڈا پارلیمنٹ نے سوویٹ روس کو دجال بتایا ہے مگر معاصر نے روس۔ برطانیہ اور امریکہ تینوں میں سے کسی ایک کے دجال کا لشکر بننے کی امید لگائی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اس نے کہا ہے دجال کا خروج یہودیوں کے فتنہ سے متعلق ہے۔ اور یہودیوں کی سرپرستی کے معاملہ میں امریکہ روس اور برطانیہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے کوشاں ہیں۔

روس ایک طرف ہے اور برطانیہ اور امریکہ دوسری طرف۔ امریکہ اور برطانیہ صرف برائے نام جدا جدا ہیں۔ درحقیقت دونوں ایک ہی ہیں کیا بلحاظ زبان کیا بلحاظ نسل کیا بلحاظ عزائم اور کیا بلحاظ معاشرت دونوں ملک ایک ہی ہیں پھر ان ممالک میں انگریز ہی کی پالیسی غالب ہے اس طرح مقابلہ دراصل روس اور انگریز کے درمیان ہے۔ لیکن دنیا کے ان ممالک اور علاقوں کے لحاظ سے جن کو یہ دونوں اپنا شکار بنانا چاہتے ہیں۔ روس اور انگریز یکساں ہیں۔

آج سے قریباً ساٹھ ستر سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف ازالۂ اوہام میں روس یا انگریز یا برطانیہ کو یاجوج ماجوج بتایا ہے۔ اور صاف طور پر ان کو دجال کہا ہے۔ اس وقت سے آج تک مخالفین حضور اقدس علیہ السلام کو اس حقیقت کو بیان کرنے کی وجہ سے نشانہ تمسخر و استہزاء بناتے چلے آئے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ نہ صرف مسٹر ڈیو رکن کینیڈین پارلیمنٹ کی زبان سے ہی اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔ بلکہ معاصر نے بھی اس کی تصدیق کی ہے معاصر پر ہی کیا موقوف ہے۔ شاعر مشرق اقبال مرحوم بھی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی کی تقلید میں فرما گئے ہیں ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
اے مسلماں دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر برطانیہ امریکہ یا روس دجال ہیں تو مسیح علیہ السلام جو اسکو قتل کرے گا وہ بھی آسمان سے نازل ہو چکا ہے یا نہیں؟ پھر سوال ہے کہ جس شخص نے آج سے قریباً ساٹھ سال پہلے وہ بات کہی تھی۔ جسکو آج مجبوراً مغرب اور مشرق کے داناؤں کو تسلیم کرنا پڑا۔ تو اس کے دعوئے مسیحیت کو بھی تسلیم کرنے میں کون امر مانع ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں آنے والے کے تمام نشانات ظاہر ہو چکے ہیں۔ جو قومیں ایک آنے والے کی منتظر ہیں۔ وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے کل ان کالموں میں عرض کیا تھا وہ دیکھتی ہوئی بھی نہیں دیکھتیں۔ سنتی ہوئی بھی نہیں سنتیں یہ اقوام اس بات کو تو تسلیم کرتی ہیں۔ کہ آنے والے کے عہد میں جو بدی اور خرابی کا طوفان بپا ہونا تھا بپا ہو چکا ہے۔ وہ مانتی ہیں۔ کہ تمام قوموں کا اخلاق تباہ ہو چکا ہے۔ وہ جانتی ہیں کہ ائمہ کفر پے بہ پے پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ دیکھتی ہیں کہ طاغوت نے سب کے دلوں پر اپنا سکہ بٹھا رکھا ہے۔ وہ دجال کے لشکروں کو محسوس کرتی ہیں۔ وہ غیر معمولی زلزلوں اور غیر معمولی موت کی ہنگامہ خیزیاں ملاحظہ کرتی ہیں۔ خود ان کے دل پکار پکار کر ان کو حقیقت حال سے آگاہ کرتے ہیں۔ مگر وہ یہ سب کچھ تسلیم کرتی ہوئی ملاحظہ کرتی ہوئی اپنے دلوں کی پکار سنتی ہوئی یہ تمام اقوام نہیں تسلیم کرتیں۔ نہیں مانتیں کہ ان تمام برائیوں سے نجات دلانے والا جو آنا تھا وہ آچکا ہے۔

جب آنے والا آجاتا ہے۔ تو وہی لوگ جو اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کی راہ تک رہے ہوتے ہیں یہ عجیب ستم ظریفی ہے وہی لوگ اس کا سب سے پہلے انکار کرتے ہیں۔ وہی لوگ سب سے پہلے اس کو جھٹلانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ وہی لوگ سب سے پہلے اسکی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ یہ دردناک حقیقت ہے۔ جس کو قرآن کریم ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین۔

انکار کرنے والے تین گروہ ہو جاتے ہیں ایک تو وہ جو مانتے ہیں۔ کہ آنے والا ضرور آئیگا مگر یہ جو دعوے کرتا ہے۔ یہ وہ نہیں ہے جس کے آنے کی خبر انبیاء علیہم السلام نے دی ہوئی ہے۔ ان کے لئے قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین۔ دوسرا گروہ وہ ہوتا ہو کہتا ہے۔ کہ جو کچھ آنا تھا آچکا ہے۔ اب کسی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ میں یہ گروہ کہتا ہے

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا

یعنی اب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کسی کو نہیں بھیجے گا۔ پھر ایک تیسرا گروہ، ان فلسفیوں کا ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بھی قائل نہیں ہوتا۔ اور اگر ہوتا ہے۔ تو یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے رسول بھیجتا ہے۔ وہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کو اپنے مفروضہ قانون قدرت کے خلاف سمجھتا ہے۔ یہ گروہ صرف دھر کو پوجتا ہے صرف اندھی طاقتوں کا قائل ہوتا ہے۔

الغرض جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ یہ تینوں گروہ اپنے اپنے نقطہ النظر سے اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ یہ تینوں گروہ اسکو قبول نہیں کرتے۔ اور تینوں اپنی اپنی بساط اور اپنے اپنے خیال کے مطابق اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ اسکو اپنے استہزا اور سخرہ کا نشانہ بناتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ایک بیج کی طرح ہوتا ہے۔ جو آسمان زمین میں بوتا ہے زمین خواہ کتنی بھی بنجر ہو خواہ کتنی بھی ناقابل روئیدگی ہو۔ وہ بیج پھوٹتا ہے جڑ پکڑتا ہے اگتا ہے اور بڑھتا ہے اور پھیلتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ننھا سا بیج ایک بڑا درخت بن جاتا ہے۔ جس کی جڑ زمین میں مضبوط ہوتی ہے اور جس کی شاخیں عرش اعظم تک پہونچ جاتی ہیں۔ مخالفت کے طوفان اور استہزا و تمسخر کی آندھیوں کے علی الرغم وہ کھڑا رہتا ہے۔ پھولتا ہے پھلتا ہے اور سعید روحیں اس کی ٹہنیوں میں اپنے آشیانے بنا لیتی ہیں۔ پھر وہ ساری دنیا پر چھا جاتا ہے۔

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

بے شک بے شک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر بھی اللہ تعالیٰ نے اسی لئے جاری فرمایا۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی دنیا پر ظاہر کر دے گا۔"

یہ روشن اور درخشاں الفاظ آج سے تقریباً ساٹھ ستر سال پہلے دنیا کے سامنے پورے اہتمام سے پیش کئے گئے تھے۔ دنیا نے ان عظیم الشان الفاظ کو لکھا ہوا پڑھا۔ مگر آنکھیں بند کرکے گزر گئی۔ دنیا کے کانوں میں یہ الفاظ بڑے طریقے سے ڈالے گئے۔ مگر وہ ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیتی چلی آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے زور آور حملے ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ دنیا نے جہاں یہ مان لیا ہے کہ دجال کے لشکر خروج کر رہے ہیں۔ جہاں اس نے یہ مان لیا ہے۔ کہ یاجوج اور ماجوج خروج کر چکے ہیں۔ جہاں قرآن کریم کے الفاظ من کل حدب ینسلون کی تفسیر تمام دنیا پر روشن ہو چکی ہے۔ وہاں یقیناً دنیا کو مجبوراً یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والا موعود اقوام عالم بھی آچکا ہے۔ اور وہ وہی ہے۔ جس نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے پیشگوئی کی تھی۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی دنیا پر ظاہر کر دے گا۔"

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۴ پر)

پہلے ایمان پھر عمل!

(از مکرم خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

انسان کے لئے لازمی ہے کہ پہلے ایمان لائے اور پھر عمل کرے۔ بغیر ایمان عمل پسندیدہ نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر پہلے ایمان کا اور بعد میں اعمال کا ذکر فرمایا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اعمال وہی درست ہیں جو ایمان لانے کے بعد کئے جائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) الا الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت فلهم اجر غیر ممنون ہ (سورۃ تین ع ۱)

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور مناسب حال عمل کئے ان کے لئے بے حد ثواب ہے۔

(۲) والذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت اولٰئك اصحاب الجنة هم فیها خالدون (سورۃ بقرۃ ع ۹)

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور پسندیدہ عمل کئے وہ جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

(۳) ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت اولٰئك هم خیر البریة (سورہ بینۃ ع ۱)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ بہترین لوگ ہیں۔

(۴) وعد اللّٰہ الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت لهم مغفرة واجر عظیم (سورۂ مائدہ ع ۲)

جو لوگ ایمان لائے اور مناسب حال کام کئے انہیں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور بہت بڑا ثواب ملنے والا ہے۔

(۵) فالذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت فی جنٰت النعیم (سورۂ حج ع ۱۴) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور بہتر عمل کئے وہ آرام والے باغات میں ہوں گے۔

ان آیات اور اس قسم کی دیگر آیات قرآنیہ سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایمان لانے کے بعد جو عمل کئے جائیں گے وہی پسندیدہ عمل ہوتے ہیں۔

ایسی صورت میں ہمارے ان بھائیوں کو جنہیں احمدیت کے قبول کرنے کی ابھی تک سعادت نصیب نہیں ہوئی سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا کتنا ضروری ہے جبکہ ان کے نزدیک یہ مسلمہ امر ہے کہ گذشتہ ماموروں کو ماننے کے بعد ہی انسانی اعمال خدا تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ ٹھہرتے ہیں تو پھر کیا اس زمانے کے مامور کو ماننے بغیر ان کے اعمال خدا کو محبوب ہوں گے اس زمانہ کے لوگ یہ تو کہہ نہیں سکتے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے کسی مامور کی آواز نہیں سنی۔ خدا کے مامور نے تو چلّی و پکار ان کو خدا تعالیٰ کی باتیں سنائیں اس کی تصدیق کے لئے تو ہزاروں زمینی اور آسمانی نشان ظہور میں آئے جنہیں انہوں نے اور ان کی اولادوں نے مشاہدہ کیا پھر یہ کس منہ سے کہہ سکتے ہو کر ہمیں علم نہیں کہ خدا کا کوئی فرستادہ اصلاح خلق کے لئے مبعوث کیا گیا۔

پس اگر پہلی اقوام ماموریں الٰہی کے انکار کرنے کے باعث خدا تعالیٰ کے عذابوں کا شکار ہوئیں تو ہمارے بھائیوں کو غور و تدبر کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا انکار کیوں نہ خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہوگا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں خدا تعالیٰ کی برکت و رحمت کے سینکڑوں نشان دکھلائے وہاں اللہ تعالیٰ نے تکذیب کی راہ اختیار کرنے والوں پر اتمام حجت کے لئے آپ کے ذریعہ بعض قہری نشانات بھی ظاہر کئے کہ جن کے دیکھنے سے انسانی جسم کانپ اٹھتا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ

"زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی"

چنانچہ انسانی آنکھ نے فی الحقیقت ایسا ہی دیکھا نہ معلوم ابھی اور کیا کیا دیکھنا مقدر ہے۔ اے کاش دنیا عبرت پکڑے اور اس زمانے کے امور کو قبول کر کے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لے آئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں (ایڈیٹر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کی حقیقت

"نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے؟ اس کے غنائے ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا۔ تسبیح اور تہلیل میں مصروف رہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق سے اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے دیکھ کر [illegible] افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔"

(اخبار الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء)

خلاصہ تبلیغی رپورٹ (جنوری فروری ۱۹۴۹ء) جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن

انفرادی طور پر ۲۰۲ خطوط حیدرآباد دکن۔ ہندوستان۔ پاکستان۔ بیرون ہند سے آئے۔ جن کو قیمتاً ۸/۸/۱۸ روپے اور مفت ۰/۰/۴۸ ۱۴ روپے کا لٹریچر ارسال کیا گیا۔

۳۰ جنوری کو ایک اجتماعی جلسہ ہوا جس میں سیٹھ غلام قادر صاحب مشرق نے مسئلہ نبوت۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نے وفات مسیح اور سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے نے صداقت مسیح موعود پر تقریر فرمائی۔

۲۰ فروری کو جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن نے زیر صدارت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ المصلح الموعود منایا۔ جس میں حضرت عرفانی کبیر اور مولوی عبدالرحیم صاحب نے تقریر فرمائی۔ اس جلسہ میں غیر احمدی مرد و عورتیں بھی شامل ہوئیں آخر حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے خاص دعا کی گئی۔

سیٹھ محمد علی صاحب ایم۔ اے نے سردار پٹیل نائب وزیر اعظم ہند کو ان کی حیدرآباد میں آمد پر تبلیغی خط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح کا ترجمہ تحفۃً روانہ کیا گیا۔

سیٹھ شیر علی صاحب نے خوجہ قوم کے ایک مبلغ سے تبادلہ خیالات کر کے ان تک پیغام حق پہنچایا۔ اور خود ان کی کتب سے حوالے پیش کر کے انہیں قائل کیا۔

یہاں پر خدا کے فضل سے چار بیعتیں ہوئی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے بھی دو اجلاس ہوئے جن کا اثر اچھا رہا۔ ایک خاتون بیعت کے لئے تیار ہو گئی۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

کیا آپ کی انجمن احمدیہ میں "الفضل" آتا ہے؟

اگر آپ کی انجمن بوجہ نا داری پرچہ "الفضل" منگوانے سے قاصر ہے تو مندرجہ ذیل کیفیت سے مطلع فرمائیں پرچہ جاری کرنے کی کوشش کی جائیگی
نام جماعت۔ تعداد افراد۔ نماز با جماعت کے لئے جگہ معین ہے یا نہیں۔ کس کے نام پر اخبار جاری کیا جائے۔

مینیجر

پتہ مطلوب ہے

عبدالغفار خاں صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ سنکلوہا کھوکر (ضلع گورداسپور) اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ پتہ مفصل ہونا چاہیئے۔

نظارت بیت المال

جملہ امراء جماعتہائے سلسلہ توجہ فرمائیں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت کی طرف سے ایک تجارتی و صنعتی ایوان کی تشکیل کی گئی ہے اور گورنمنٹ آف پاکستان سے اسے رجسٹرڈ کرا دیا گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تاجر و صناع احباب کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔ حضور اقدس کا منشاء ہے کہ جماعت کے جملہ تاجر و صناع احباب جلد منظم ہو کر تجارت و صنعت کے میدان میں دوسروں سے آگے نکل جائیں نیز براہ کرم اپنے علاقہ کے تاجر و صناع احباب کے ناموں اور پتوں سے دفتر ہذا کو فوراً اطلاع بخشیں۔

جنرل سیکرٹری

دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ۲ زین پیلس (سابقہ جانکی داس بلڈنگ) پہلی منزل دی مال لاہور

جماعت احمدیہ کی تیسویں مجلس مشاورت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس شوریٰ انشاء اللہ ۱۵ ۔ ۱۷ اپریل کی درمیانی شب کو ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اجلاس میں صرف بجٹ پیش ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

300

وصل الٰہی کی حقیقت ۲

از حضرت پیر منظور احمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

فیج اعوج کے صوفیوں کے نزدیک وصل الٰہی کی حقیقت حسب ذیل ہے :- آیت نفخت فیہ من روحی سے ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ انسان خدا تعالےٰ کا ہم جنس اور خدا کا حصہ اور ٹکڑہ ہے اور آخر کار بشریت اور جسم سے الگ ہو کر خدا تعالےٰ میں اس طرح جذب ہو جائیگا جیسے قطرہ دریا میں جذب ہو جاتا ہے۔ یہ خیال بوجوہات ذیل غلط ہے۔ اوّل :- اس آیت میں روح سے مراد خدا تعالیٰ نہیں بلکہ قرآن شریف کے محاورہ میں روح سے مراد کلام الٰہی اور فرشتہ وحی ہے۔ دوم :- خدا تعالےٰ تقسیم پذیر نہیں پھر انسان خدا تعالےٰ کا ٹکڑہ کیسے بن سکتا ہے۔ سوم :- آیت خلقہ من تراب سے ثابت ہے کہ انسان مخلوق ہے ازلی نہیں مخلوق ہونے کی وجہ سے محدود ہے۔ محدود ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔ تغیر پذیر ہے لیکن خدا تعالےٰ ازلی۔ غیر مخلوق۔ لیس کمثلہ شیء اور تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام نقصوں اور عیبوں سے پاک اور الآن کما کان اور لاشریک لہ ہے۔ لہٰذا انسان خدا تعالےٰ کا ہم جنس نہیں اور نہ اس کا حصہ یا ٹکڑہ ہے۔ پس ان وجوہات سے خدا تعالےٰ میں جذب نہیں ہو سکتا۔ پانی کا قطرہ تو اسلئے دریا میں جذب ہو جاتا ہے کہ وہ دریا کا ہم جنس ہے اگر تھوڑی دیر کے لئے مان لیا جائے کہ انسان آخر کار خدا تعالےٰ میں جذب ہو جائے گا۔ جیسے قطرہ دریا میں جذب ہو جاتا ہے۔ تو اس سے انسان کو کیا فائدہ ہوا؟ اس قسم کے اتحاد سے تو انسان کا نقصان ہوا کیونکہ انسان معدوم ہو جائے گا وجہ یہ کہ قطرہ جب دریا میں مل جاتا ہے تو اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا اگر کہو کہ اس اتحاد سے انسان معدوم نہ ہوگا تو پھر اتحاد نہ ہوا۔ دوئی قائم رہی۔ اور اگر دوئی جاتی رہے تو انسان نہ رہا کیونکہ قطرے کے دریا میں جذب ہونے سے قطرہ معدوم ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ ایسے وصل سے انسان کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ تو ایسے وصل سے انسان کو کیا فائدہ ہوا

ان لوگوں کا خیال بھی کہ انسان جب بشریت سے الگ ہو کر فرشتہ بن جائے گا۔ تب وصل باللہ ہو گا غلط ہے کیونکہ انسانیت کو چھوڑ کر فرشتہ بننا انسان کا ترقی نہیں بلکہ تنزل ہے وجہ یہ کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ انسان کا مرتبہ فرشتہ سے بڑھ کر ہے۔ البتہ اگر انسان فرشتوں اور حیوانات اور نباتات اور جمادات کی عمدہ صفات اخذ کرے تو انسان کا کچھ حرج نہیں۔ انسان فرشتہ سے گناہ اور نافرمانی سے بچنا تو سیکھ سکتا ہے۔ شیر کی طرح دلیر اور بہادر تو ہو سکتا ہے۔ درخت کی طرح دوسروں کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ پہاڑ کی طرح اپنے ایمان اور عقیدہ میں استقامت اختیار کر سکتا ہے۔ فرشتہ کی طرح بدیوں سے پاک ہو سکتا ہے لیکن بشریت کو چھوڑ کر سچ مچ کا فرشتہ یا شیر یا درخت یا پہاڑ نہیں بن سکتا۔ بالفرض اگر فرشتہ بن بھی جائے۔ تب بھی وصل باللہ نہیں ہو سکتا اور خدا تعالےٰ کے اندر جذب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ فرشتہ بھی خدا تعالےٰ کا ہم جنس نہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ جنتی واصل باللہ ہے۔ اب وصل الٰہی کی کیفیت اور حقیقت کو سمجھنا آسان ہے۔ جیسا کہ پیچھے رسالہ دیدار الٰہی نمبر ۲ کے بارہویں ثبوت میں (الفضل مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۴۹ء) بتایا گیا جنتی کو جنت میں دو خوشیاں حاصل ہوں گی ایک جسمانی دوسری روحانی جسمانی تو یہ کہ جنتی کو دائمی طور پر اور بلا کدورت جسمانی لذات ملتی رہیں گی۔ اور یہی انسان کا اصلی اور انتہائی مدعا ہے۔ اور روحانی یہ کہ جنتی کو اس بات کا کامل یقین ہو گا کہ خدا تعالےٰ مجھے دائمی طور پر اور بلا کدورت طور پر جسمانی لذات عطا فرماتا رہے گا۔ اور چونکہ یقین کا تعلق روح سے ہے نہ کہ جسم سے۔ لہٰذا اس خوشی کا نام روحانی خوشی ہے۔ پیچھے رسالہ دیدار الٰہی نمبر ۲ کے ثبوت نمبر ۱۲ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مندرجہ بالا جسمانی اور روحانی دو خوشیوں کا نام سعادت عظمیٰ بتلایا ہے اور یقیناً یہ سعادت عظمیٰ ہی وصل الٰہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی صورت وصل الٰہی کی نہیں۔ مجازی وصل میں بھی یہی دو خوشیاں ہوتی ہیں۔ یعنے جسمانی خوشی اور روحانی خوشی۔

وصل الٰہی میں انسان کو وہ تمام جسمانی لذات حاصل ہوتی ہیں۔ جو حواس خمسہ ظاہری کے متعلق ہیں۔ یعنے اول لذتِ حسِ بصر۔ دوم لذت حسِ سمع۔ سوم لذتِ حسِ شامہ۔ چہارم لذت حسِ لمس۔ پنجم لذت حسِ ذائقہ۔ ان پانچ لذتوں کے سوا دنیا میں اور کوئی جسمانی لذت نہیں اور جو روحانی لذت ہے وہ مستقل طور پر کوئی الگ چھٹی لذت نہیں۔ وہ صرف عالم آخرت میں انہی پانچ لذتوں کے دائمی طور پر اور بلا کدورت طور پر ملتے رہنے کے یقین کی لذت ہے اور یہ یقین خدا تعالےٰ کی طرف سے جنتی کو حاصل ہو گا اور جسمانی پانچ قسم کی لذات بھی خدا تعالیٰ ہی جنتی کو عطا فرمائے گا۔ یاد رہے کہ یہ پانچوں حواس جیسا کہ جسمانی لذات حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں علم حاصل کرنے کا بھی یہی ذریعہ ہیں (حواس خمسہ کے ذریعہ علم حاصل کرنے کی کیفیت پیچھے دیدار الٰہی نمبر ۲ کے ثبوت نمبر اول میں مفصل طور پر بیان کر دی گئی ہے) اس لئے صفات الٰہی سے جسمانی لذات حاصل کرنے کا ذریعہ بھی یہی حواس ہیں۔

واضح ہو کہ وصل الٰہی کا نمونہ اس دنیا میں موجود ہے۔ کیونکہ پانچوں حواس کی لذات اس دنیا میں موجود ہیں۔ جنہیں ہر شخص حاصل کر رہا ہے اور یہ نمونہ اسلئے اس دنیا میں رکھا گیا ہے تاکہ آخرت کے دائمی وصل الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے ترغیب و تحریص کا باعث ہو اور یہ ظاہر ہے کہ نمونہ یعنے بانگی سے پیٹ نہیں بھرا کرتا اس بارے میں کسی نے خوب کہا ہے ؎

دیدارے نمائی و پرہیز مے کنی
بازار خویش و آتش ما تیز مے کنی

فیج اعوج کے صوفیوں کی ذات الٰہی کی کنہ معلوم کرنے کی کنہ . . . . کوشش اسلئے تھی کہ وہ ذات الٰہی کی حقیقت معلوم کرنے کو ہی وصل الٰہی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ لیکن یہ ان کی غلطی تھی۔ چنانچہ جیسا کہ پیچھے رسالہ دیدار الٰہی نمبر ۲ کے ثبوت نمبر ۱۲ میں بتایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب ست بچن کے صفحہ ۹۰ میں جنت کی حقیقت بیان فرما کر فیج اعوج کے صوفیوں کی غلطی کی اصلاح فرما دی ہے۔ یعنی وصل الٰہی دائمی اور بلا کدورت جسمانی لذات کے ملتے رہنے کا نام ہے جسے حضور نے سعادت عظمیٰ کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے رسالہ دیدار الٰہی نمبر ۲ میں بارہ ثبوتوں سے بھی جنت میں جسمانی لذات کا ہونا ثابت کر دیا ہے اور وہ تمام ثبوت ناقابل تردید ہیں۔ اور درحقیقت جسمانی لذات کے سوا وصل الٰہی اور کسی چیز کا نام ہو بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ آج تک کوئی صوفی اور کوئی عالم وصل الٰہی کی کیفیت بیان نہیں کر سکا۔ مگر ان کی فطرت یہی کہتی ہے کہ دائمی طور پر اور بلا کدورت طور پر جسمانی لذات کا ملتے رہنا ہی وصل الٰہی ہے۔ ان میں سے جو لوگ ذات الٰہی کی حقیقت دریافت کرنے کے پیچھے پڑے رہے انہیں کامیابی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ذات کسی چیز کی بھی معلوم نہیں ہو سکتی ہر ایک چیز صرف اپنی صفات سے پہچانی جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے بھی صرف اپنی صفات سے ہی ظاہر ہوا ہے۔ پس صفات الٰہی سے فائدہ حاصل کرنا ہی دراصل وصل الٰہی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کے شروع میں ہی خدا تعالےٰ نے اپنی صفت ربوبیت کو ہی پیش کیا ہے اور الحمدللہ کا لفظ صفت ربوبیت سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ شکر کی حالت تب ہی پیدا ہوتی ہے۔ جب محبوب کے وصل سے کامیابی حاصل ہو۔ چنانچہ الحمد للہ رب العلمین کی آیت سے ظاہر ہے۔ کہ صفات الٰہی سے فائدہ حاصل کرنا ہی وصل الٰہی ہے۔ ذات کے متعلق نہ تو سورۃ فاتحہ میں ہی کوئی ذکر ہے اور نہ قرآن شریف میں کسی اور جگہ اس کے متعلق کوئی بحث ہے تمام قرآن شریف میں ذات کے متعلق صرف اسم ذات کو پیش کیا گیا ہے۔ عشق مجازی میں بھی محبوب کے وصل کی حقیقت یہی ہے کہ محبوب کی صرف صفات سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ ذات کی حقیقت کا معلوم ہونا اسلئے بھی ناممکن ہے کہ ذات دراصل مجموعہ صفات کا ہی دوسرا نام ہے یا یوں کہو کہ ذات دراصل مجموعہ صفات ہی ہوتی ہے۔ ذات مجموعہ صفات سے کوئی الگ مستقل شے نہیں۔ اس لئے اس کی کنہ معلوم کرنے کی کوشش کرنا ایک بے فائدہ کام ہے۔

اگر کوئی کہے کہ ہم نے مان لیا کہ جسمانی لذت ہی وصل الٰہی ہے لیکن وہ براہ راست یعنے بلا واسطہ ہونی چاہیئے نہ کہ بالواسطہ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس امت کے صوفیائے کرام نے نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عشق مجازی کو عشق حقیقی کے لئے نمونہ اور معیار قرار دیا ہے اور عشق مجازی کی ہر ایک اصطلاح کو عشق حقیقی کے لئے استعمال کیا ہے۔ پس جبکہ عشق مجازی عشق حقیقی کے لئے ایک رہبر ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ عشق مجازی میں وصل کی کیا کیفیت ہوا کرتی ہے۔ سو واضح ہو کہ عشق مجازی میں عورت سے براہ راست لذت حاصل نہیں کی جاتی۔ بلکہ عورت کے جسم سے لذت حاصل کی جاتی ہے۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ عورت اور اس کا جسم بالکل دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دنیا میں عام طور پر یہ ایک سخت غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ انسان کے جسم کو ہی انسان سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ انسان کا جسم انسان نہیں بلکہ وہ مادہ کا ایک تودہ ہے جسے خدا تعالےٰ نے ایک نہایت احسن ترتیب کے ساتھ مرتب کر کے انسان کے قبضہ میں دیدیا ہے۔ خود انسان اس جسم کے اندر ایک پوشیدہ اور نامعلوم الکنہ شے ہے جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا بلکہ وہ اپنا ہونا اور اپنی مرضی جسم کے اعضاء کی حرکات سے ظاہر کرتا ہے۔ انسان کا جسم محض ایک مشین ہے۔ جس سے انسان کام لیتا ہے۔ غرض انسان کا جسم انسان نہیں چنانچہ مرنے کے بعد یہ جسم اسی دنیا میں رہ جاتا ہے اور انسان کو مرنے کے بعد معاً دوسرا جسم ملجاتا ہے جس طرح ہر روز خواب میں انسان کو آنکھ لگتے ہی دوسرا جسم ملجاتا ہے۔ غرض عورت کا جسم عورت نہیں بلکہ مرد کے لئے دنیا کی مادی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جسے خدا تعالےٰ نے عورت کے قبضہ میں دیدیا ہے اور مرد اس جسم سے عورت کو راضی کر کے ہی لذت لے سکتا ہے۔ پس مرد کا مقصود اور مطلوب صرف عورت کا جسم ہے۔ خود عورت مقصود اور مطلوب نہیں۔ اسی لئے طلاق اور خلع بھی ہو سکتا ہے اور مرد ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے شادی کر سکتا ہے۔ بلکہ دو دو اور چار چار عورتیں رکھ سکتا ہے۔ ورنہ اگر ایک خاص عورت ہی مقصود اور مطلوب اور محبوب ہوتی تو پھر طلاق اور خلع نہ ہو سکتا اور مرد دو دو اور چار چار عورتیں

نہ رکھ سکتا۔ کیونکہ محبوب ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے:۔ ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ ؏ : دل یکے جاں یکے نگار یکے (دیگر)

ایک خاص عورت کے محبوب اور مقصود اور مطلوب نہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے۔ کہ عورت کو اس کے جسم سے لذت حاصل کرنے کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ مہر اور نان و نفقہ اس معاوضہ کا ہی دوسرا نام ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔ وآتوھن اجورھن۔ اگر ایک خاص عورت ہی مقصود اور مطلوب اور محبوب ہوتی۔ تو اسے اس معاوضہ کے دینے کا کیا مطلب؟ تب تو مرد کو چاہیئے تھا۔ کہ اپنا تمام مال و متاع اس کے قدموں پر ڈال دیتا۔ اور مال کے علاوہ اور سب کچھ بھی اس پر قربان کرتا۔

تحقیقات مندرجہ بالا سے معلوم ہوا۔ کہ عورت کے وصل میں عورت کی روح یا ذات سے لذت نہیں لی جاتی۔ بلکہ عورت کے جسم سے لذت لی جاتی ہے۔ عورت سے صرف اس بات کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ اس کے جسم سے لذت لی جائے۔ غرض عورت کی رضا کا حاصل ہونا اور عورت کے جسم سے لذت لینا اسی کا نام عورت کا وصل ہے۔ یہی صورت وصل الٰہی کی ہے۔ یعنی وصل الٰہی میں بھی خدا کی ذات سے لذت نہیں لی جاتی۔ بلکہ اس جہان کی اشیاء سے جو خدا تعالےٰ کے لئے بمنزلہ جسم کے ہیں۔ اور جن میں خود عورت کا جسم بھی شامل ہے۔ لذت حاصل کی جاتی ہے۔ اور اس لذت لینے میں صرف خدا تعالےٰ کی اجازت اور اس کی رضا کی ضرورت ہے۔ اسی کا نام وصل الٰہی ہے۔ اس جہان کا خدا تعالےٰ کے لئے بمنزلہ جسم کے ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر سے ثابت ہے۔ جس کی نقل آگے آتی ہے۔ حضور کی اس تحریر کو نقل کرنے سے پہلے اس بات کی ذیل میں تشریح کر دینا ضروری ہے۔ کہ یہ جہان خدا تعالےٰ کے لئے بمنزلہ جسم کے ہے۔

واضح ہو۔ کہ بموجب حدیث شریف ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہٖ۔ انسان کو خدا تعالےٰ کا بطور مظہر کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ پس جس طرح انسان کے جسم سے انسان کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اسی طرح چونکہ خدا تعالےٰ کی صفات اس جہان کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ جہان خدا تعالےٰ کے لئے بمنزلہ جسم کے ہوا۔ پھر جس طرح انسان اپنا قول اور فعل اپنے جسم کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ اس جہان کے ذریعہ سے اپنا قول اور فعل ظاہر کرتا ہے۔ اور جس طرح انسان کا جسم انسان کے لئے بطور ایک خادم کے ہے اسی طرح یہ جہان خدا تعالےٰ کے لئے بطور خادم کے ہے۔ اور جس طرح انسان اپنے جسم کی پرورش کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ اس جہان کی پرورش کرتا ہے۔ اور جس طرح انسان اپنے جسم کا مالک ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ اس جہان کا یعنی اس کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اور جس طرح انسان اپنے جسم کی حرکات کے ذریعہ سے اپنا ہونا اور اپنی مرضی ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ اس جہان کی اشیاء کی حرکات کے ذریعہ سے اپنا ہونا اور اپنی مرضی ظاہر کرتا ہے۔ اور جس طرح انسان نظر نہیں آتا۔ اور اپنے جسم کے اندر ایک پوشیدہ چیز ہے۔ اور نامعلوم الکنہ ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بھی نظر نہیں آتا۔ اور اس جہان کے اندر ایک پوشیدہ چیز ہے۔ اور نامعلوم الکنہ ہے۔ ان دلائل سے ثابت ہوا۔ کہ یہ جہان خدا تعالےٰ کے لئے بمنزلہ جسم کے ہے۔ پس اگر عورت کے جسم سے لذت حاصل کرنے کا نام عورت کا وصل کہلاتا ہے۔ تو اس دنیا کی نعمتوں سے جو بمنزلہ خدا تعالےٰ کے جسم کے ہیں۔ اور جن میں عورت کا جسم بھی شامل ہے۔ لذت حاصل کرنا یقیناً خدا تعالےٰ کا وصل ہے۔ غرض جو کچھ عشق مجازی میں ہوتا ہے۔ وہی کچھ عشق حقیقی میں ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ مجازی عاشق عورت کے حسن اور جسمانی لذت کو عورت کی طرف سے سمجھ کر اور عورت کو اپنا محسن اور منعم سمجھ کر عورت سے محبت کرتا ہے۔ لیکن حقیقی عاشق عورت کے حسن اور جسمانی لذت کو خدا تعالےٰ کی طرف سے نعمت سمجھ کر اور خدا تعالےٰ کو اپنا محسن اور منعم سمجھ کر خدا تعالےٰ سے محبت کرتا ہے۔ اور عورت کو صرف ذریعہ اور واسطہ سمجھتا ہے۔ جیسا کہ پیالہ دودھ کے پینے کا واسطہ اور ذریعہ ہوتا ہے۔ پس اس کے نزدیک عورت محض ایک پیالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ غرض جس طرح وصل مجازی میں جسمانی لذت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح وصل الٰہی میں جسمانی لذت حاصل ہوتی ہے۔ یہ ہے وصل الٰہی کی حقیقت جس کا اوپر کے بیان میں ذکر ہوا۔ اس کے سوا وصل الٰہی اور کسی چیز کا نام نہیں۔ (باقی)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک گندم تین تین سیر کے متعلق بعض جماعتوں کی طرف سے ایسی اطلاعات آ رہی ہیں۔ کہ غلہ جمع ہے۔ مرکز سے کوئی آدمی آکر لے جائے۔ اس لئے عمومی طور پر دوستوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ان حالات میں مرکز کے لئے دشوار ہے۔ کہ مختلف اطراف سے گندم یا آٹا فراہم کر کے لائے یہ نہ صرف دقت طلب ہے۔ بلکہ طول عمل بھی ہے۔ اس لئے احباب جماعت اگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیان فرمودہ سکیم کے ماتحت ہی عمل پیرا ہوں۔ تو بہت مناسب ہوگا۔ یعنی جو احباب جلسہ پر تشریف لائیں۔ وہ اپنے ساتھ تین تین سیر گیہوں یا آٹا فی کس کے حساب سے لیتے آویں۔ تحریک یہی تھی۔ کہ ہر آنے والا اپنے ساتھ تین سیر آٹا یا گندم لائے۔ (نظارت بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

روزنامہ الفضل کے مطالعہ سے احباب جماعت کو علم ہو چکا ہوگا۔ کہ امسال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ مرکز پاکستان ربوہ میں ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کمی کو محسوس کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۵/۳/۴۹ میں جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا کہ جلسہ سالانہ پر جو عارضی عمارتیں بنائی جا رہی ہیں۔ ان پر بیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ اور اس کے مقابل پر اس وقت تک جو چندہ وصول ہوا ہے وہ ساڑھے اٹھارہ ہزار روپیہ ہے۔ گویا کہ عمارتوں پر جس قدر رقم خرچ کا اندازہ ہے۔ اس سے بھی ڈیڑھ ہزار روپیہ کم ہے۔ خوراک۔ روشنی وغیرہ پر اندازہ لگایا جائے کہ کس قدر خرچ ہوگا۔ پس احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے پیش نظر پھر تاکیداً توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی میں خاص سعی فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۴/ مارچ ۱۹۴۴ء میں مدرسہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں۔۔۔۔۔۔ پس میں تحریک کرتا ہوں کہ دوست، مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے۔"

مدرسہ احمدیہ میں مڈل پاس بچوں کا داخلہ یکم مئی ۱۹۴۹ء سے شروع ہوگا۔ اور پندرہ مئی ۱۹۴۹ء تک جاری رہیگا۔ پندرہ مئی ۱۹۴۹ء کو داخلہ ختم ہوگا۔ اور جو طالب علم یا ان کے سرپرست جلسہ سالانہ پر مرکز ربوہ میں تشریف لاویں۔ دفتر میں آکر مفصل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جلسہ کے اوقات کے بعد دفتر کھلا ہوگا۔ طلباء مڈل پاس ہونے کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں:۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری تصدیقات

جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع مجھے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل تصدیقات ضرور بھجوائیں:۔

۱۔ پریزیڈنٹ یا امیر کی طرف سے کہ فلاں صاحب کو (یہاں نمائندہ کا نام درج کیا جائے) جماعت کے اجلاس عام میں متفقہ طور پر یا بکثرت آراء امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے

(۲) سیکرٹری مال کی طرف سے کہ فلاں صاحب جن کو مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔ ان کے ذمے کوئی بقایا نہیں۔

نوٹ:۔ نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے بقایادار وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اللہ دتہ صاحب کہاں ہیں!

مکرمی اللہ دتا صاحب، قوم ارائیں موضع گھات ضلع گورداسپور جو قادیان کی محصول چونگی پر فسادات سے پہلے کام کرتے تھے آج کل کہاں ہیں۔ ان کے پتہ کی ضرورت ہے اگر یہ اعلان آپ خود پڑھیں یا جو دوست ان کو جانتے ہوں اور ان کا پتہ معلوم ہو تو براہ مہربانی حسب ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ ممنون ہونگا

(خاکسار اقبال احمد۔ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

یونانی باغی لیڈر نے گوریلا جدوجہد میں بحران تسلیم کر لیا

ایتھنز، یکم اپریل۔ ایک طرف تو کمنفارم کی منحرف کردہ "آزاد و مقدونیہ کی تحریک" کی دوسری کانفرنس دستی پہاڑوں میں گوریلا مستغیر پر ہوئی اور دوسری طرف گذشتہ سات دن میں شمالی مغربی یونان میں یونانی فوج نے ۸۸۳ کمیونسٹوں کو ہلاک یا مجروح کیا۔

جنرل مارکوز کے ختم ہو جانے کے بعد سے دوسری مرتبہ کمیونسٹوں کو دلو ئیس زومرنیکا میں زبردست شکست کھانی پڑی۔ گذشتہ ہفتہ انہوں نے آرٹا کے شہر پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس کی بھی ان کو اتنی ہی قیمت ادا کرنی پڑی۔ جتنی فلورینا کے خلاف یہ کوششیں کرتے وقت اٹھائی تھی۔

گوریلا ریڈیو کے مطابق کمیونسٹ لیڈر نے حکومت کے خلاف جدوجہد میں بحران تسلیم کر لیا ہے۔ (استار)

شرق اردن اور شام کے درمیان سرحد بند کر دی گئی

دمشق، یکم اپریل۔ اسٹار کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ شرق اردن و شام کی سرحد پر ٹریفک کی پوری رفتار رہ گئی ہے۔ کیونکہ بند کردہ شامی سرحد کے اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ کل صبح شاہ عبداللہ نے سرحد کو بند کیا تھا۔ دمشق اور شام کی سرحد کے شہر ڈیرہ کے درمیان پانچ میل کی آزادی میں شامی فوجی نظر نہیں آیا۔

نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ڈپلومیٹک ذریعوں کے مطابق صدر شکری القوا ئلی کو دمشق سے بارہ میل دور مزہ کے فوجی جیل خانے میں رکھا گیا ہے۔

نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شامی بریگیڈیئر جو ابھی حال ہی میں محاذ فلسطین سے آیا ہے۔ اور اب دمشق میں مقیم ہے۔ اس بغاوت کا سرغنہ ہے۔ ٹیلیفون میں خاموشی کے ساتھ وزارتوں پاور اسٹیشنوں اور اہم عمارتوں پر رات گئے قبضہ کر لیا۔ صدر قوائلی کو ان کے صدارتی محل سے گرفتار کیا گیا۔

دمشق کے فضائی مستقر پر نہ تو کسی طیارے کو اترنے کی اجازت ہے۔ اور نہ پرواز کرنے کی اقوام متحدہ کے چیف مبصر جنرل ولیم ریلے فضائی مستقر پر پڑے ہوئے ہیں (استار)

جاغی میں قحط
لیگ کمیٹی رپورٹ پیش کرے گی

ڈلبندھن (بلوچستان)، یکم اپریل:۔ مسلم لیگ کی مقرر کردہ سات افراد پر مشتمل قحط کمیٹی نے ضلع جاغی کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ امید ہے کہ کمیٹی اپنی رپورٹ جلد ہی بلوچستان ایڈمنسٹریشن کو پیش کر دے گی۔

کہا جاتا ہے کہ کل ضلع میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور لوگوں کی حالت بڑی قابل رحم ہے۔ فوری امداد ہی کے ذریعہ ان کی حالت سدھر سکتی ہے۔ (استار)

ٹنگانیکا کا کوئلہ

دارالسلام یکم اپریل:۔ سنٹرل ریلوے میں پہلی بار ٹنگانیکا کی کوئلہ کی کان کا کوئلہ ... کے ساتھ استعمال ہوئی۔ اس سے قبل اس علاقہ میں جو کوئلہ استعمال کیا جاتا تھا۔ وہ جنوبی افریقہ سے درآمد کیا جاتا تھا۔ لیکن دو دن مقامی کوئلہ تجربہ کے طور پر استعمال کیا اور تجربہ کے متعلق حکومت رپورٹ کے مطابق وہ بہت کامیاب رہا۔

یہ کوئلہ مہوکورد کی کوئلہ کی کان سے نکالا گیا جو جنوبی صوبہ کی ریلوے لائن پر واقع ہے۔ (استار)

سرحد میں ریاستوں کی لیگ کا وفد

کراچی یکم اپریل:۔ یکم۔ ۲ اور ۳ اپریل کو منعقد ہونے والے کل پاکستان ریاستی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے سرحدی ریاستوں کی مسلم لیگ کا ایک وفد کراچی پہنچا ہے۔

یہ وفد ریاستی سرحدی مسلم لیگ کے صدر امب کے نواب شیر محمد خان کی سرکردگی میں ہے (استار)

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

محمد علی۔ غلام علی۔ کرم علی متعلی۔ سلطان علی واحمد علی پسران ناظم اقوام جٹ گوندل سکنہ اہدیاں تحصیل پھالیہ

بنام

کرتار سنگھ ولد صوبیدار پریم سنگھ قوم لبانہ سکنہ چک نمبر ۳۷ تحصیل پھالیہ

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع آہدیاں۔ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسکی کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲/۷/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔

بصورت عدم حاضری کاروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

بعدالت صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر ضلع اٹک

جعفر خان ولد شیخی خان ذات اعوان سکنہ ... تحصیل فتح جنگ سائل

بنام

مکھن چند ولد سوہنا مل ذات کھتری سکنہ ... تحصیل اٹک مسئول علیہ

مقدمہ عنوان بالا میں مسئول علیہ کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب میں کسی نامعلوم جگہ چلا گیا ہے۔ لہذا ان کے نام نوٹس بذریعہ اخبار بذریعہ زیر آرڈر ۵ رول ... جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مسئول علیہ بتقرر ... اصالتاً یا وکالتاً یا مختار ثناً حاضر عدالت ہو کر ... ہذا کی نہ کی۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اور اس کی غیر حاضری میں مقدمہ مسموع اور فیصل ہو گا۔

آج بہ ثبت ہمارے اور مہر عدالت جاری ہوئے

دستخط حاکم

فلسطین میں کمیونسٹ داخل ہو رہے ہیں

بیروت۔ یکم اپریل۔ یہاں اطلاع ملی ہے۔ کہ یہودی نیشنل اسمبلی میں چند کمیونسٹ اراکین کے انتخابات کے بعد کمیونسٹ خفیہ طریقہ پر فلسطین میں داخل ہو رہے ہیں تاکہ وہاں تحریک پیدا کریں۔

لبنان کے سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک گروہ کے اراکین کو گرفتار کیا ہے۔ جو یہودیوں کو فلسطین میں ناجائز طریقہ پر لے جانے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ (داستار)

درآمدی و برآمدی محصولات کی کانفرنس میں شامل ہونیوالا پاکستانی وفد

کراچی یکم اپریل ۱۹۴۷ء میں ۲۳ مختلف ملکوں کے درمیان (جن میں پاکستان بھی شامل تھا) محصولات اور تجارت کے سلسلہ میں ایک عام معاہدہ ہوا تھا۔ اس معاہدہ میں شامل ہونے والے ملکوں کا تیسرا اجلاس ۸ اپریل ۱۹۴۹ء کو اینسی (فرانس) میں منعقد ہوگا۔ کانفرنس میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے رئیس

آنریبل مسٹر فضل الرحمن وزیر تجارت و تعمیرات ہوں گے دوسرے ارکان مسٹر ایس۔ اے حسنی (متبادل رئیس وفد) اور وزیر تجارت کے ڈاکٹر آئی۔ ایچ۔ عثمانی ہوں گے۔ وزارت مالیات کا ایک نمائندہ بعد میں شامل ہو جائے گا۔ آنریبل وزیر تجارت کی عدم موجودگی میں مسٹر ایس اے حسنی رئیس وفد ہوں گے۔

تیرہ نئے ملکوں نے محصولات اور تجارت کے اس عام معاہدہ میں شمولیت کی خواہش ظاہر کی ہے۔ چنانچہ معاہد ملکوں کے اس تیسرے اجلاس کے ساتھ ساتھ معاہدہ فریقین اور نئے ملکوں کے درمیان بھی محصولات کے متعلق مذاکرات ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کا ایجنڈا تقریباً ۲۰ شعبوں پر مشتمل ہے۔

کراچی یکم مارچ پاکستان کے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر ۵ اپریل کو مشرقی پاکستان کا ایک ہفتہ تک دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں

(اسٹار)

قبائلی سردار کی عرب مندوبین سے ملاقات

ایبٹ آباد یکم اپریل۔ عالم اسلامی کے تین مندوبین عراق کے علامہ امجد ظہیر، ٹیونس کے شیخ سعید سینو اور مصر کے شیخ سعید رمضان آزاد کشمیر کے صدر مقام مظفرآباد جاتے ہوئے ایبٹ آباد گئے۔ آزاد کشمیر میں جو حالات پائے جاتے ہیں۔ ان کا مطالعہ کرکے مرکزی دفتر کو اطلاع دیں گے۔

یہاں ان کا استقبال قبیلہ ہزارہ کے سردار خان فقیر خان نے کیا۔

اپنی گفتگو کے دوران میں انہوں نے قبائلی سردار کو یقین دلایا کہ ان کے ہم وطن مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت کریں گے۔ انہوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ ہندوستانی نمائندے صلح کے انتظامات میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔

خان فقیر خان ان کے ہمراہ کاکل تک گئے اور بعد میں وہ مظفرآباد روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

غذا ڈیڑھ سو سال تک زندہ رکھ سکتی ہے

لندن یکم اپریل۔ ایک روسی عورت۔۔۔ لندن میں مقیم ہے۔ ہمالیہ میں ایسے مردوں اور عورتوں سے ملاقات کی۔ جن کی عمر ایک سو سال سے زیادہ تھی لیکن وہ تیس سال کے معلوم ہوتے تھے۔ اور ان کے تیسری بار دانت نکل رہے تھے۔ ان سے ملاقات کے بعد اس عورت کا خیال ہے۔ کہ وہ غذا کی بدولت ڈیڑھ سو سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔

اس عورت کا نام مسز بار برا مور ہیلیپی وا ہے اس کا خیال ہے کہ ابدی جوانی کا راز اس میں مضمر ہے کہ وہ اپنی غذا کو ۹/۱۰ حصہ کم کر دے

یہ عورت ان دنوں روزانہ پیالی کے چار گلاسوں پر گزارہ کر رہی ہے۔ یہ عرق پھلوں جڑی بوٹیوں اور گھاسوں سے نکالا جاتا ہے۔

یہ عورت ۱۹۳۶ء میں موٹر سائیکل پر ہندوستان گئی تھی۔ اس سے دو سال قبل اس نے موٹر سائیکل پر روس سے برطانیہ تک کا سفر کیا تھا۔ یہ روس کی موٹر سائیکل چیمپئن ہے۔

گزشتہ سال اس عورت نے سوئٹزرلینڈ میں ۱۵ دن تک روزہ رکھا۔ اور اس سال ۶۰ دن تک بغیر کھانے کے رہنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور صرف سورج اور ہوا سے غذا حاصل کرے گی۔ مسز مور کی عمر اس وقت چھتیس سال کی ہے۔ لیکن وہ پندرہ سال کم معلوم ہوتی ہیں انہوں نے اپنے سونے کے اوقات میں چار گھنٹوں کی کمی کر دی ہے۔ اور علاوہ ازیں وہ بہت کام کرتی ہیں۔ لیکن کبھی تھکن محسوس نہیں کرتیں۔ (اسٹار)

برطانوی مصر اسٹرلنگ معاہدہ کی شرائط

لندن یکم اپریل: برطانوی مصری اسٹرلنگ معاہدہ کی شرائط کا آج اعلان کر دیا گیا ہے۔ ان پر یہاں خاص کر برطانوی مصری تجارتی حلقوں میں اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ حلقے اس معاہدہ کو دونوں ملکوں کے درمیان بہتر تجارتی تعلقات کا پیش خیمہ تصور کر رہے ہیں۔

اس معاہدہ کی رو سے ۳ کروڑ پونڈ مصر کو دیئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک کروڑ دو لاکھ پونڈ کی فوری طور پر ادائیگی ہوگی۔ یہاں کے شہری حلقوں میں اس ادائیگی کو فیاضانہ تصور کیا جا رہا ہے۔ گو کہ یہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ جہاں تک مصر کے اول نمبر کے حسابات کا تعلق ہے۔ مصر ان سے سبکدوش ہو جائیگا۔۔۔ اور قبل اس کے کہ برطانیہ سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کی قسط کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے اول نمبر کے حسابات کو ۱/۲ ۴ کروڑ پونڈ کے معیار پر رکھنے کی ضمانت دی گئی ہے۔

برطانیہ سے جو مراعات حاصل کی گئی ہیں انہیں یہاں مقبولیت کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس بات کی علامات ظاہر ہوتی ہیں کہ مذاکرات بہت معاون ماحول میں ہوتی ہیں۔ اور ان کی طوالت تجارتی سوالات کی پیچیدگی کے باعث ہوئی۔ (اسٹار)

برطانیہ کے خلاف کارٹون

لندن یکم اپریل۔ روسیوں نے حکم دیا ہے کہ جرمنی کے "کروکوڈائل" میں برطانیہ کے خلاف جتنے کارٹون شائع ہوئے ہیں۔ ان سب کے فوٹو لئے جائیں اور انہیں بڑا کیا جائے۔ پوٹسڈم میں روسی ہیڈ کوارٹر کے باہر پوسٹر سائز کے کارٹون نمائش کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

ہندوستان اور چیکوسلاویکیہ میں تجارتی معاہدہ ہو گیا

نئی دہلی یکم اپریل۔ ہندوستان اور چیکوسلاویکیہ کے درمیان براہ راست تجارتی تعلقات میں اضافہ کرنے کے ایک تجارتی معاہدے پر دستخط کر دیئے گئے ہیں۔ ہندوستان کی طرف سے سکرٹری شعبہ تجارت۔ مسٹر سی۔ سی۔ ڈیسائی نے اور چیکوسلاوی مدار المہام اے ایف پچلر نے اپنے ملک کی طرف سے دستخط کئے۔ معاہدے کے تحت اشیاء کی قیمت پانچ کروڑ روپیہ ہوگی۔ ہندوستان ۱ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ کی مالیت کی خام پٹ سن میگنیز۔ ابرق۔ تیل اور تیل کے بیج۔ سیمنٹ۔ چمڑا، کھالیں۔ مونگیں، ٹیکا اور چائے وغیرہ برآمد کرے گا۔ اس کے بدلے میں چیکوسلاویکیہ اسکو ۳ کروڑ تیس کروڑ روپیہ کی مشینری اور بھاری سامان دے گا۔

ابھی حکومت ہند و چیکوسلاوی جمہوریہ کا اس معاہدہ کو منظور کرنا باقی ہے۔ اسکے بعد اسکا اعلان ہوگا۔

بی بی سی لندن سے پاکستان کیلئے باقاعدہ اردو پروگرام

کراچی یکم اپریل۔ بی بی سی، لندن، ۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء سے پاکستان کے لئے اردو میں ایک باقاعدہ سروس نشر کیا کرے گا۔ یہ پروگرام گرینچ کے وقت کے مطابق دن کے ۱/۲ ۲ بجے سے ۳ بجے تک اور پاکستانی گھڑیوں کے مطابق ۸ بجے شب سے ۱/۲ ۸ بجے شب تک ۸۶، ۱۳ میٹر اور ۹۵، ۱۶ میٹر پر سنا جا سکے گا۔ پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ لندن ہز ایکسیلینسی مسٹر حبیب رحمت اللہ اور بیگم رحمت اللہ اس سروس کا افتتاح کریں گے۔ پاکستانی ہائی کمشنر اپنا پیغام انگریزی میں نشر کریں گے۔ اور بیگم رحمت اللہ اردو میں پیغام نشر کریں گی۔

روس میں نظر بندوں کے کیمپ

لندن یکم مارچ۔ نازیوں کے مظالم کا مرکز بوخنوالڈ اس وقت نظر بندوں کے ۹ روسی کیمپوں میں سے ایک ہے وہاں گزشتہ تین برسوں میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار نظر بندوں میں سے ۸۰ ہزار فوت ہو چکے ہیں۔ یہ اطلاع امریکہ کی جرمنی کی فوجی حکومت کی تیار کردہ ایک رپورٹ میں دی گئی سرکاری طور پر یہ بات پہلی بار معلوم ہوئی ہے۔ کہ روسی جرمنی میں نظر بندوں کے کیمپ چلا رہے ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستان اور پاکستان کے آئندہ تعلقات

مانٹریال یکم اپریل اگرچہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں صرف کناڈا ہی ایک ایسی مستعمرہ ہوگی۔ جس کی نمائندگی اس کا وزیر اعظم نہیں کرے گا۔ لیکن کناڈا کے باشندے ان آئینی سوالات اور خصوصاً ہندوستان اور پاکستان کے آئندہ تعلقات سے بہت دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ جن پر بحث و تمحیص کی جائیگی۔

عوام کا رجحان مختلف متعلقہ امور کے متعلق وسیع النظری کے ساتھ اس مسئلہ کو دیکھنے کی جانب ہے۔ جنگ کے ساتھ ہی ساتھ اس بات کے ثبوت بھی عیاں ہیں کہ ہندوستان پرانے تعلقات کو منقطع کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ بعض پہلوؤں سے انہیں اور مضبوط کرنا چاہتا ہے

مانٹریال کا اخبار "اسٹار" رقمطراز ہے۔ کہ اس طرح کھلے طور پر ظاہر کی ہوئی خواہش کو آسانی کے ساتھ نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ صہ

صہ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ کناڈا کا تاج کا نام رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اخبار مذکور رقمطراز ہے "کناڈا کا ہر باشندہ آئندہ ماہ دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان قدیمی اور تاریخی تعلقات کو وسیع تر کرنے اور مضبوط تر بنانے کے طریقے معلوم کرنے کی ہر کوشش کا خیر مقدم کرے گا۔ (اسٹار)